

اَلصَّمْصَامْ
عَلٰی مُشَکِّکٍ فِیْ آیَۃِ عُلُوْمِ الْاَرْحَام

ماں کے پیٹ میں کیا ہے

تصنیف لطیف:

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمہ

ALAHAZRAT NETWORK
اعلحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

الصمصام علی مشکک فی آیة علوم الا رحام

ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟

تصنیف:۔ اعلیٰحضرت مجدد امام احمد رضا خاں بریلوی رضی اللہ عنہ

پیش کش:
اعلٰحضرت نیٹ ورک

E-mail: fikrealahazrat@yahoo.com

برائے:
www.alahazratnetwork.org

نام کتاب	:	الصمصام علی مشکک فی اٰیۃ علوم الارحام
تصنیف	:	اعلیٰ حضرت مجدد امام احمد رضا خان بریلوی
کمپوزنگ	:	راؤ فضل الٰہی رضا قادری (ڈیجیٹل ڈیپارٹمینٹ)
ٹائٹل و ویب لے آؤٹ	:	راؤ ریاض شاہد رضا قادری (ڈیجیٹل ڈیپارٹمینٹ)
زیر نگرانی	:	راؤ سلطان مجاہد رضا قادری (ڈیجیٹل ڈیپارٹمینٹ)

پیش کش:

اعلٰحضرت نیٹ ورک

E-mail: fikrealahazrat@yahoo.com

برائے:

www.alahazratnetwork.org

ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استفتاء:۔

حضرت اقدس قبلہ وکعبہ مدظلہ، دست بستہ تسلیم رسانی کے بعد التجا ہے ایک ضروری مسئلہ جلد اندر ہفتہ مدلل ومکمل عقلی ونقلی طور پر لکھ کر مسلمان کی جان بلکہ ایمان کی حفاظت کیجئے عنداللہ ماجور ہونگے۔

ایک پادری کا کہنا ہے کہ قرآن میں ہے کہ پیٹ کا حال کوئی نہیں جانتا کہ بچہ ذکور سے ہے یا اناث سے ہے حالانکہ ہم نے ایک آلہ نکالا ہے جس سے سب حال معلوم ہوجاتا ہے اور پتہ ملتا ہے۔

کمترین خادمان عبدالوحید حنفی الفردوسی منتظم عفااللہ تعالیٰ عنہ

فتویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی لا یخفٰے علیہ شئی فی الا رض ولا فی السمآ ء- ھو الذی یصور کم فی الارحام کیف یشآ ء - والصلوۃ والسلام علیٰ خاتم الا نبیاء- الا تی بکتاب مبین فیہ رحمتہ وشفا ء -وماحظ الکفرین منہ الا نقمۃ و شقاء- و علیٰ الہٖ وصحبھاالبرارۃ الا تقیاء - الذین ھم فی بطون امھا تھم سعداء- ماجن جنین فی ظلمت ثلث بین غشاء وغطاء -امین۔

الجواب

مولانا حامی سنت ماحی بدعت اکرمکم اللہ تعالیٰ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ جل وعلا سورہ آل عمران شریف میں ارشاد فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَخۡفٰی عَلَیۡہِ شَیۡءٌ فِی الۡاَرۡضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ۝
ھُوَالَّذِیۡ یُصَوِّرُکُمۡ فِی الۡاَرۡحَامِ کَیۡفَ یَشَآءُ
لَاۤاِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ۝

بیشک اللہ پر کوئی چیز چھپی نہیں زمین میں اور آسمان میں وہی ہے جو تمہارا

نقشہ بناتا ہے ماں کے پیٹ میں جیسا چاہے۔
کوئی سچا معبود نہیں مگر وہی زبردست حکمت والا

سورہ رعد شریف میں فرماتا ہے:۔

اللہُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَ مَا تَزْدَادُ ط وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِمِقْدَارٍ ○ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالِ ○

اللہ جانتا ہے جو کچھ پیٹ میں رکھتی ہے ہر مادہ اور جتنے سمٹتے ہیں پیٹ اور پھیلتے یا جو کچھ گھٹتے ہیں اور جو کچھ بڑھتے اور ہر چیز اس کے یہاں ایک اندازے سے ہے۔ جاننے والا چھپے اور عیاں کا سب سے بڑا بلندی والا

سورہ حج شریف میں فرماتا ہے:۔

وَ نُقِرُّ فِی الْاَرْحَامِ مَا نَشَاءُ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی

اور ہم ٹھہرائے رکھتے ہیں مادہ کے پیٹ میں جو کچھ چاہیں ایک مقررہ وعدے تک

سورہ لقمان شریف میں فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ ج وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ ط وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّا ذَا تَکْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ط اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ○

بیشک اسی کے پاس ہے علم قیامت کا اور اتارتا ہے مینھ اور جانتا ہے جو کچھ مادہ کے پیٹ میں ہے۔ اور کوئی بھی نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا اور کسی کو اپنی خبر نہیں کہ کہاں مریگا بے شک اللہ ہی ہے جاننے والا خبردار

اور سورہ ملٰئکہ شریف میں فرماتا ہے:۔

وَاللہُ خَلَقَکُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَکُمْ اَزْوَاجاً ط وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰی وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ وَمَا یُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا یُنْقَصُ مِنْ عُمُرِہٖ اِلَّا

فِــیْ کِتٰــب اِنَّ ذٰلِکَ عَــلَــی اللّٰهِ یَسِیْــرٌ ۝

اللہ نے بنایا تمہیں مٹی سے پھر منی سے پھر کیا تمہیں جوڑے۔اور نہیں گابھن ہوتی کوئی مادہ اور نہ جنے مگر اس کے علم سے۔اور نہ عمر دیا جائے کوئی عمر والا اور نہ گھٹایا جائے اسکی عمر سے مگر سب لکھا ہے ایک نوشتہ میں بیشک یہ سب اللہ کو آسان ہے

سورہ حم السجدہ شریف میں فرماتا ہے:۔

اِلَیْــهِ یُـرَدُّ عِـلْـمُ السَّــاعَةِ ط وَمَــا تَـخْـرُجُ مِنْ ثَـمَـرَاتٍ مِّـنْ اَکْـمَــامِهَــا وَمَــا تَـحْـمِـلُ مِنْ اُنْثٰیٰ وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ

اللہ ہی کی طرف پھیرا جاتا ہے علم قیامت کا اور نہیں نکلتا کوئی پھل اپنے خلاف سے اور نہ پیٹ رہے کسی مادہ کو اور نہ جنے مگر اس کی آگاہی سے

سورہ والنجم شریف میں فرماتا ہے:۔

هُوَ اَعْلَمُ بِکُمْ اِذْ اَنْشَاَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِــکُــمْ فَلَا تُزَکُّوْا اَنْفُسَکُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی ۝

اللہ خوب جانتا ہے تمہیں جب اس نے بنایا تم کو زمین سے اور جب تم چھپے ہوئے تھے ماں کے پیٹ میں۔تو آپ اپنی جان کو ستھرا نہ کہو اسے خوب خبر ہے کون پرہیز گار ہوا

آیات کریمہ میں مولیٰ سبحان وتعالیٰ اپنے بے پایاں علوم کے بے شمار اقسام سے ایک سہل قسم کا بہت اجمالی ذکر فرماتا ہے۔کہ ہر مادہ کے پیٹ میں جو کچھ ہے سب کا سارا حال پیٹ میں رہتے وقت اور اس سے پہلے[2] اور پیدا ہوتے[3] اور پیٹ میں رہتے[4] اور جو[5] کچھ اس پر گزرا اور گزرنے[6] والا ہے۔جتنی[7] عمر پائے گا جو کچھ[8] یہ کام کرے گا جب تک پیٹ[9] میں رہے گا۔اس کا اندرونی[10] بیرونی ایک ایک عضو ایک ایک پرزہ جو صورت دیا گیا یا جو دیا جائے گا ہر ہر رونگٹا[11] جو مقدار مساحت وزن پائے گا۔بچے کی لاغری،فربہی،غذا،حرکت خفیفہ،زائدہ،انبساط،انقباض،اور زیادت وقلت خون،طمث وحصول فضلات وہوا اور رطوبات وغیرہا کے باعث آن آن پر پیٹ جو سمٹتے پھیلتے ہیں غرض ذرہ ذرہ سب اسی کو

[1] سورہ المئکہ۔حم [2] سورہ والنہار [3] سورہ فاطر و حم السجدہ [4] سورہ رعد و لقمان و النجم
[5] سورہ حج از شروع کریمہ و سورہ المئکہ و سورہ والنجم [6] سورہ لقمان و النجم [7] سورہ فاطر
[8] سورہ والنجم [9] سورہ حج [10] سورہ آل عمران [11] سورہ رعد [12] سورہ رعد

معلوم ہے۔ان میں نہ کہیں تخصیص ذکورواناث کاذکر نہ مطلق علم کی نفی وحصرتو یہ مہمل ومختل اعتراض پادرہوا کہ بعض پادریان پادر بندہوا کی تازی گڑھت ہے،اس کا اصل منشا معنیٰ آیات میں بےفہمی محض یا حسب عادت دیدہ ودانستہ کلام الٰہی پر افتراو تہمت ہے،قرآن عظیم نے کس جگہ فرمایا ہے کہ کوئی کبھی کسی مادہ کے حمل کو کسی طرح کسی تدبیر سے اتنا معلوم نہیں کرسکتا کہ نر ہے یا مادہ اگر کہیں ایسا فرمایا تو نشان دو اور جب یہ نہیں تو بعض وقت بعض اناث کے بعض حمل کا بعض حال بعض تدبیر سے بعض اشخاص نے بعد جہل طویل اور عجز مدید کے بعض حالات بے جان کا فقیر ومحتاج ہوکر اس فانی وزائل و بے اصلی و بے حقیقت نام کے ایک ذرہ علم وقدرت سے (کہ وہ بھی بارگاہ علیم وقدیر سے حصہ رسد چندروز سے چندروز کے لیے پائے اور اب بھی اسی کے قبضہ اقتدار میں ہیں۔کہ بے اس کے کچھ کام نہ دیں) اگر صحرا سے ذرہ سمندر سے قطرہ معلوم کرلیا تو یہ آیات کریمہ کے کس حرف کا خلاف ہوا وہ خود فرماتا ہے:۔

یَعْلَمُ مَابَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖ اِلَّا بِمَاشَاء

جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور جو کچھ پیچھے اور وہ نہیں پاتے اس کے علم سے کسی چیز کو مگر جتنی وہ چاہے

تمام جہان میں روز اول سے ابدالآباد تک جس نے کو کچھ جانا یا جانے گا سب اسی **الا بماشاء** کے استثنا میں داخل ہے جس کے لاکھوں کروڑوں سربفلک کشیدہ پہاڑوں سے ایک نہایت قلیل رذیل و بے مقدار ذرہ یہ آلہ بھی ہے۔ ایسا ہی اعتراض کرنا ہو تو بے گنتی گزشتہ وآئندہ باتوں کا جو علم ہم کو ہے اسی سے کیوں نہ اعتراض کرے جو صیغہ **یعلم ما فی الارحام** میں ہے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ مادہ کے پیٹ میں ہے۔بعینہٖ وہی صیغہ **یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم** میں ہے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ آئے گا اور جو کچھ گزرا۔

جب ان بے شمار علوم تاریخی وآسمانی ملنے میں کسی عاقل مصنف کے نزدیک اس آیت کا کچھ خلاف نہ ہوا۔نہ تیرہ سو برس سے آج تک کسی پادری صاحب کو ان علوم کے باعث اس آیہ کریمہ پر لب کشائی کا جنون اچھلا تو اب ایک ذرا سی آلیا نکال کر اس آیت کا کیا بگاڑ متصور ہوسکتا ہے ہاں عقل نہ ہو تو بندہ مجبور ہے یا انصاف نہ ملے تو انکھیارا ابھی کورا ہے **ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم**

ثم اقول و باللہ التوفیق ۔مفصلاً حق واضح کو واضح تر کروں اصل یہ ہے کہ کسی علم کی حضرت عزوجل سے تخصیص اور اس کی ذات پاک میں حصر اور اس کے غیر سے مطلقاً نفی چند وجہ پر ہے۔

انکار و اصرار و اشکبار و بیہودہ گفتار سے پیش آنا کے نہیں معلوم مگر حضرات انبیاء عرض کریں گے **لا علم لنا** ہمیں اصلاً علم نہیں لا نفی جنس کا ہے سلب مطلق فرمائیں گے یعنی وہی علم کامل کہ بحقیقت حقیقیہ علم اسی کا نام ہے اصلاً اس کا کوئی فرد ہمیں حاصل نہیں حق حقیقت تو یہ ہے جب اس سے تجاوز کر کے حقیقت عرفیہ یعنی مطلق دانستن کی طرف چلئے خواہ بالذات ہو یا بالغیر۔ غنی ہو یا محتاج، سرمدی ہو یا حادث، ابدی ہو یا فانی، واجب ہو یا ممکن، ثابت ہو یا متغیر، تام ہو یا ناقص، بالکنہ ہو یا بالوجہ۔ بایں معنی مطلق علم کہ ایک آدھ چیز کے جاننے سے بھی صادق زنہار مختص بحضرت عزت عظمتہ۔ نہیں نہ معاذ اللہ قرآن عظیم نے ہرگز کہیں اس کا دعویٰ کیا۔ بلکہ جس طرح معنی اول کا غیر کے لئے اثبات کفر ہے اس معنی کی غیر سے نفی مطلق بھی کفر ہے کہ یہ خود صدہا نصوص قرآن عظیم بلکہ تمام قرآن عظیم بلکہ تمام ملل و شرائع و عقل و نقل و حس سب کی تکذیب ہوگی

قرآن عظیم نے اپنے محبوبوں کے لئے بے شمار علوم عظیمہ ثابت فرمائے اور ان کے عطا سے منت رکھی

قال تعالیٰ

وَعَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ وَ کَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْماً ○

اور سکھا دیا اللہ نے تجھے اے نبی جو تجھے معلوم نہ تھا اور اللہ کا فضل تجھ پر بہت بڑا ہے

وَ بَشَّرُوْہُ بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ ○

اور فرشتوں نے ابراہیم کو مژدہ دیا علم والے لڑکے کا

وانَّہٗ لَذُوْعِلْمٍ لِمَا عَلَّمْنٰہُ

اور بے شک یعقوب علم والا ہے ہمارے علم و عطا فرمانے سے

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا

سکھا دیئے آدم کو سب نام

واذکر عبادنا ابراھیم و اسحٰق

ویعقوب اولی الایدی و الابصار ○

اور یاد کر ہمارے بندوں ابراہیم و اسحٰق و یعقوب قدرت والوں اور علم والوں کو

یرفع اللہ الذین امنوا منکم والذین اوتوا العلم درجت

بلند کرے گا اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان والوں کو اور ان کو

جنہیں علم عطا ہوا درجوں میں

بلکہ عام بشر کو فرماتا ہے:۔

الرحمن ○ علم القران ○ خلق الا نسان ○ علمه البیان ○
رحمٰن نے سکھایا قرآن بنایا آدمی اسے بتایا بیان
علم الانسان مالم یعلم ○
سکھایا آدمی کو جو نہ جانتا تھا
واللہ اخرجکم من بطون امھتکم لا تعلمون شیئا و جعل
لکم السمع والا بصار و الا فئدة لعلکم تشکرون
اللہ نے نکالا تمہیں ماں کے پیٹ سے نرے نادان اور دیئے تمہیں
کان اور آنکھ اور دل شاید تم حق مانو

بلکہ عام تر فرماتا ہے:۔

الم ترا ن اللہ یسبح له من فی السموات
والارض والطیر صفت کل قد علم صلاته و
تسبیحه واللہ علیم بما یفعلون ○
کیا تو نے نہیں دیکھا اللہ کی پاکی بولتے ہیں جو آسمان وزمین میں ہیں اور
پرندے پرا باندھے سب نے جان لی ہے اپنی نماز و تسبیح
اور اللہ کو خوب خبر ہے جو وہ کرتے ہیں

تو کوئی اندھے سے اندھا بھی کسی آیت کا یہ مطلب نہیں کہہ سکتا کہ بایں معنی مطلق علم کو غیر سے نفی فرمایا ہے ہاں اس معنی پر علم مطلق غیر سے ضرور مسلوب اور یہ وجہ ھفتم حصر و تخصیص کی ہے یعنی تمام موجودات و ممکنات و مفہومات و ذات وصفات ونصب واضافات وواقعیات وموہومات غرض ہر شے ومفہوم کو علم کا عام وتام محیط و مستغرق ہونا کہ غیر متناہی معلومات کے غیر متناہی سلاسل اور ہر سلسلے کے ہر فرد سے غیر متناہی علوم متعلق اور یہ سب نا متناہی نا متناہی علوم معاً حاصل ہوں جن کے احاطہ سے کوئی فرد اصلاً خارج نہ ہو جسے فرماتا ہے:۔

وان اللہ قد احاط بکل شیء علماً
بے شک اللہ کا علم ہر چیز کو محیط ہوا

اور فرماتا ہے:۔

علم الغیب لا یعزب عنه مثقال ذرة فی السموات ولا فی
الارض ولا اصغر من ذلک ولا اکبر الا فی کتب مبین
جاننے والا ہر چھپی چیز کا اس سے چھپی نہیں کوئی ذرہ بھر چیز آسمانوں میں
نہ زمین میں اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ بڑی مگر سب
ایک روشن کتاب میں ہے

ایسا علم بھی غیر کے لئے محال اور دوسرے کے واسطے اس کا اثبات کفر وضلال

کما بیناہ فی رسالتنا مقامع الحدید علی خدالمنطق الجدید ماٰنحن فیہ مولیٰ سبحنہ وتعالیٰ نے اس وجہ ہفتم کی طرف اشارہ فرمایا کل انثی میں کلمہ کل اور ماتحمل من انثی میں نکرہ منفیہ پھر تاکید بہ من اور مافی الارحام عموم ما اور لام استغراق سے وعلیٰ ھذا لقیاس

اب آلہ محدثہ کی طرف چلئے فقیر اس پر مطلع نہ ہوا نہ کسی سے اس کا کچھ حال سنا ظاہراً ایسی صورت نہیں کہ جنہیں رحم میں بحال وفی ظلمت ثلث تین اندھیریوں میں رہے اور بذریعہ آلہ مشہود ہو جائے ۔اس کا جسم بالتفصیل آنکھوں سے نظر آئے کہ بعد میں علوق فم رحم سخت منضم ہو جاتا ہے جس سے میل سرمہ بدقت جائے اور اس جائے تنگ وتار میں جنین محبوس ہو جاتا ہے وہ بھی یوں نہیں بلکہ اس پر تین غلاف اور چڑھے ہوتے ہیں ایک غشائے رقیق ملاقی جسم جنین جس میں اس کا فضلہ عرق جمع ہو جاتا ہے اس پر ایک اور حجاب اس سے کثیف تر مسمّی بہ غشائے لفافی جسم جس میں فضلہ وبول جمع رہتا ہے اس پر ایک اور غلاف اکثف کہ سب کو محیط ہے جسے شیمہ کہتے ہیں ایسی حالت میں بدن نظر آنے کا کیا محل ہے تو ظاہراً آلے کا محصل صرف بعض علامات وامارات ممیزہ منجملہ خواص خارجیہ کا بتانا ہوگا جس سے ذکورت وانوثت کا قیاس ہو سکے جیسے رحم کی تجویف ایمن یا ایسر میں حمل کا ہونا یا اور بعض تجربیات کہ تازہ حاصل کئے گئے ہوں اگر اسی قدر ہے جب تو کوئی نئی بات نہیں پہلے بھی مجربین قیاسات فارقہ رکھتے تھے جیسے دہنے یا بائیں طرف جنین کی پیشتر جنبش یا حاملہ کی ران پستان راست یا چپ کے حجم میں افزائش یا سر ہائے پستان میں سرخی یا اوداہٹ آنا یا رنگ روئے زن پر شادابی یا تیرگی چھانا یا حرکات زن میں خفت ثقل پانا یا قارورے میں اکثر اوقات حمرت یا بیاض غالب ذہنی یا عورت کے خلاف عادت بعض اطعمہ جیدہ یا ردیہ کی رغبت ہونی یا پشم کبود میں زراوند مدقوق بعسل سرشتہ کا صبح علی الریق حمول اور ظہر تک مثل صائم رہ کر مزہ دہن کا امتحان کہ شیریں ہو یا تلخ الیٰ غیر ذلک مما یعرفه اهل الفن ولکل شروط یر اعیها البصیر فیصیب الظن اور عجائب صنع الٰہی جلت حکمت سے یہ بھی محتمل کہ کچھ ایسی تدابیر القا فرمائی ہوں جن سے جنین مشاہدہ ہی ہو جاتا ہو

مثلاً بذریعہ قواسر پانچوں حجابوں میں بقدر حاجت کچھ توسیع وتفریج دے کر روشنی پہنچا کر کچھ شیشے ایسی اوضاع پر لگائیں کہ باہم تادیہ عکوس کرتے ہوئے زجاج عقرب پر عکس لے آئیں یا زجاجات متخالفتہ الملا ایسی وضعیں پائیں کہ اشعہ بصریہ کو حسب قاعدہ معروضہ علم مناظر انعطاف دیتے ہوئے جنین تک لیجائیں جس طرح آفتاب کا کنارہ کہ ہنوز افق سے دور اور مقابلہ نظر سے محجوب ومستور ہوتا ہے بوجہ اختلاف ملا وغلظت عالم نسیم ہمیں محاذات بصر سے پہلے ہی نظر آجاتا اور طلوع حقیقی سے طلوع مرئی کہ وہی ملحوظ فی الشرع ہے پیشتر ہوتا ہے یونہیں جانب غروب بعد زوال محاذات ووقوع حجاب بھی کچھ دیر تک دکھائی دیتا اور غروب مرئی معتبر فی الشرع غروب حقیقی کے بعد ہوتا ہے۔ ولہذا فقیر غفر اللہ تعالیٰ نے جب کبھی موامرات زیجیہ سے محاسبہ کیا اور اسے مشاہدہ بصری سے ملایا ہے ہمیشہ نہار عرفی کو نہار نجومی پر اس سے بھی زائد پایا ہے کو طرفین طلوع وغروب میں تفاوت افقین حسی وحقیقی بحسب ارتفاع قامت معتدلہ انسانی وتفاصیل نیم قطر فاصل میان حاجب ومرکز کا مقتضی ہے، نیز اسی لئے فقیر کا مشاہدہ ہے کہ قرص شمس تمام وکمال بالائے افق مشہور ہونے پر بھی ظلمت شب ومطلع و مغرب میں نظر آتی ہے۔ حالانکہ مخروط ظلی وشمس میں ہرگز نیم دور سے کم فصل نہیں اور اختلاف منظر آفتاب غایت قلت میں ہے کہ مقدار عشر قطر تک بھی نہیں پہنچتا خیر کچھ بھی ہو ہم یہی صورت فرض کرتے ہیں کہ مجرد کسی امارت خارجہ کی بنا پر قیاس ہی نہیں بلکہ بذریعہ آلہ اعضائے جنین یا چناں وچنیں حجابات ومین مشہود ہوجاتے ہیں بہرحال آخر تمام منشا ومبنائے اعتراض مہمل صرف اس قدر کہ جو علم قرآن عظیم نے مولیٰ سبحنہ وتعالیٰ کے لئے خاص مانا تھا ہمیں اس آلے سے حاصل ہوجاتا ہے حالانکہ لا واللہ

كبرت كلمة تخرج من افواههم ان
يقولون الا كذبا ○

کیا بڑا بول ہے جو ان کے منہ سے نکلتا ہے وہ تو نہیں کہتے مگر جھوٹ

ہم پوچھتے ہیں اس آلے سے تم کو اتنا ہی علم دیا ہے جو وجہ ہشتم عام وشامل میں ہے جس کا باری عزوجل سے خاص جاننا محال اور خود بحکم قرآن عظیم کفر وضلال تھا جب تو اعتراض کتنا مولیخولیا اور کس درجہ کا جنون ہے کہ سرے سے مبنی ہی باطل وملعون ہے۔

اس قسم علم یعنی دانستن کو اگرچہ کیسا ہی ہو حضرت عزت عزت عظمتہ سے قرآن عظیم نے کب خاص مانا تھا اس قسم کے کروڑوں علم عام انسان بلکہ تمام حیوانات کو روزانہ ملتے رہتے ہیں اور قرآن عظیم خود غیر خدا کے لئے انھیں ثابت فرماتا ہے ایک اس سے ملنے میں کیا نئی شاخ نکلی کہ آیت الٰہی کا خلاف ہوگیا یہ بھی اس علم الانسان مالم یعلم کے ناپید کنار صحراؤں سے ایک ذلیل ذرہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سکھایا یا آدمی کو جو اسے معلوم نہ تھا۔ دیکھو تمہیں ابھی آیت سنا چکا ہوں کہ

اللہ تعالیٰ نے تمہیں نکالا ماں کے پیٹ سے جاہل کہ کچھ نہ جانتے تھے پھر تمہیں عقل و ہوش و چشم و گوش دیئے کہ اس کا حق مانو تم نے اچھا حق مانا کہ اسی کی برابری کرنے لگے اور اگر یہ مقصود کہ اس سے تمہیں ان سات وجوہ مخصوصہ بحضرت باری تعالیٰ سے کسی وجہ کا علم مل گیا تو یہ اس سے بھی لاکھوں درجہ بدتر ین جنون ہے۔ کیا تمہارا یہ علم ذاتی ہے عطائے الٰہی سے نہیں اہل کتاب کہلاتے ہو شاید ایسا خدائی دعویٰ تو نہ کرو ابھی چندروز ہوئے تم اس آلے سے جاہل تھے۔ اللہ عزوجل نے تمہیں تمہاری بساط کے لائق عقل دی، ریاضی سکھائی، دنیا کمانے کی راہ بتلائی، تمہارے ذہن میں اس کا طریقہ ڈالا، آنکھیں ہاتھ جوارح دیئے، جن کے ذریعہ سے کام کرسکو، جس چیز کا کوئی آلہ بناؤ، اور جس چیز پر اسے استعمال میں لاؤ، انھیں تمہارے لئے مسخر کیا۔ اسباب مہیا کرکے تمہارے دل میں اس کا خیال ڈالا، پھر تمہارے جوارح کو کام کی طرف مصروف فرمایا، پھر محض اپنی قدرت کاملہ سے بنا دیا، اور اس کا بننا تمہارے ہاتھوں پر ظاہر ہوا، تم سمجھے ہم نے اپنی قدرت اپنے علم سے بنالیا اندھے ہمیشہ ایسا ہی سمجھا کرتے ہیں جو ظاہری سبب کے غلام اور حلقہ بگوش اور مسبب و خالق و عالم و قادر حقیقی سے غافل و بیہوش ہیں، کذلک یطبع اللہ علی کل قلب متکبر جبار ۔ جیسے قارون ملعون جسے اللہ عزوجل نے بے شمار خزانے دیئے دنیا بھر کی نعمتیں بخشیں جب اس سے کہا گیا احسن کما احسن اللہ الیک بھلائی کر جیسے اللہ نے تیرے ساتھ بھلائی کی۔ تو کافر کیا بکتا ہے انما اوتیتہ علی علم عندی یہ تو مجھے ایک علم سے ملا ہے جو مجھے آتا ہے۔ پھر بدلہ دیکھا کس مزے کا چکھا۔

فخسفنابہ وبدارہ الارض فما کان لہ من فئة ینصرونہ
من دون اللہ وما کان من المنتصرین ○
دھنسا دیا ہم نے اسے اور اس کے گھر کو زمین میں پھر نہ ہوئے اس کے
کچھ یار کہ اسے بچا لیتے اللہ کی گرفت سے اور نہ وہ مدد لا سکا

اور اس علم کا غنی نہ ہونا خود بدیہی کی ایک بے جان آلے کی بودگی پر ہے۔ جب تک آلہ نہ تھا تو ڈاکٹر صاحب کچھ نہ کہہ سکتے تھے کہ میم صاحب کے پیٹ میں مس میڈیم ہے یا باوا لوگ۔

ازلی وابدی واجب کیسے کہہ سکتے ہو۔ جب تم خود ہی حادث فانی باطل ہو ازلی بڑی چیز ہے۔ ایام حمل ہی میں مدتوں اپنے جہل و عجز کا اقرار کرنا پڑے گا جب تک نطفہ صورت نہ پکڑ لے پانی کی بوند یا خون بستہ یا گوشت کا ٹکڑا رہے ڈاکٹر صاحب کی ڈاکٹری کچھ نہیں چل سکتی کہ نر نظر آتا ہے یا مادہ۔

کیا تمہارا علم ثابت و نا قابل نقصان و زیادت ہے استغفر اللہ قبل مشاہدہ کی حالت کو مشاہدہ اجمالی مشاہدہ اجمالی کو نظر تفصیلی نظر تفصیلی بالائی کو نظر بعد تشریح عملی سے ملاؤ۔ حالت التفات و ذہول کا فرق دیکھو پھر طریان نسیان تو سرے

سے ارتفاع ہے کیا تمہارا علم کامل ہے حاش ﷲ اضافات بتانے کی کیا قدرت کہ وہ غیر متناہی ہیں۔ مثلاً اس کے بدن کا کوئی ذرہ لے لیجئے اور اس کی ماں کے بدن اور تمام اجسام عالم میں جتنے نقطے فرض کئے جاسکتے ہیں اس کے بدن کے ہر ذرہ کا اس ہر نقطہ ارضی وسماوی وشرقی وغربی وجنوبی وشمالی ونزدیک ودور وموجود وحال وماضی واستقبال سے بعد بتاؤ یہ لاتعداد لاتحصی خطوط جو ہر نقطہ جسم جنین سے تمام نقاط عالم تک نکل کر بے حد وبے شمار زاویے بناتے آئے۔ ہر زاویے کی مقدار بولو۔ نہ سہی یہی بتاؤ کتنے خطوط پیدا ہونگے۔ نہ سہی یہی کہہ دو کہ تمام اجسام جہان میں کتنے نقطے نکلیں گے نہ سہی اتنا ہی کہو کہ صرف جنین کے بدن میں کس قدر نقاط مانیں جائیں گے اور جب یہ ادنٰی علم جو علوم الٰہیہ متعلقہ جنین کے کروڑہا کروڑ کے حصوں سے ایک حصہ بھی نہیں ایک جنین میں بھی اس قلیل کے اقل القلیل حصہ کا جواب نہیں دے سکتے اگرچہ دنیا بھر کے ڈاکٹر وپادری اکھٹے ہوجاؤ تو باقی علوم کی کیا گنتی ہے۔ حالانکہ واللہ العظیم یہ تمام علوم تمام نسبتیں تمام خطوط تمام نقاط تمام زاویے تمام مقادیر گزشتہ وموجودہ وآئندہ تمام جن وبشر وحیوانات کے تمام حملوں میں رب العزت آن واحد میں معاً تفصیلاً ازلاً ابداً جانتا ہے اور یہ اس کے بحار علوم سے ایک قطرہ بلکہ بے شمار یم سے ادنٰی نم ہے اور یہ سب کا سب مع ایسے ایسے ہزار ہا علوم کے جن کی اجناس کلیہ تک بھی وہم بشری نہ پہنچ سکے شمار افراد در کنار سب انھیں دو کلموں کی شرح میں داخل ہیں کہ **یعلم ما فی الارحام** جانتا ہے جو کچھ پیٹ میں ہے تمہاری تنگ نظری کوتاہ بھی دو لفظ ﷲ کر ایسے سستے سمجھ لئے کہ ایک الہ کی ناچیز وبے حقیقت ہستی پر علم ارحام کے مدعی بن بیٹھے ہاں نسب واضافات کو جانے دو کہ نامتناہی ہیں معدود ومحدود ہی اشیاء بتاؤ اور وہ بھی کسی ایک جنین کی نسبت اور وہ بھی خاص اپنے گھر کے آدمی کو گھر کا حال خوب معلوم ہوتا ہے اپنا اور اپنی جورو کا واقعہ تو خود اسی پر گزرا اس کے سامنے ہی گزرا اور اوپر سے مدد دینے کو آلہ موجود کوئی پادری صاحب آلہ لگا کر بولیں کہ جس وقت ان کی میم صاحب کو پیٹ رہا نطفہ کتنے وزن کا گرا تھا، اس میں کتنے حیوان منوی تھے، گرتے وقت رحم کے کس حصہ پر پڑا، رحم میں کتنی دیر بعد حمل ونقرہ میں مستقر ہوا، جب سے اب تک کتنا خون حیض اس کے کام آیا، یہ اصل نطفہ کس کس غذا کے، کس کس جز، اور کتنے وزن کا فضلہ تھا، وہ کہاں کی مٹی سے پیدا ہوئی تھی، کھانے کے کتنے دیر بعد اس نے صورت نطفیہ اخذ کی تھی،۔ جس سے اب تک ایک ایک منٹ کے فاصلے پر، اس وزن ومساحت وہیات میں کیا کیا، اور کتنا کتنا تغیر ہوا، حوادث مذکور بالا کے باعث جب سے اب تک میم صاحبہ کے رحم شریف کئے بار، اور کتنی کتنی دیر کو، اور کس کس قدر سمٹی، پھیلی، بچہ کتنی دفعہ، اور کس کس قدر، اور کدھر کدھر پھڑ پھڑایا، ہر جنبش پر وضع اعضاء میں کیا کیا تغیر ہوا، یہی سب احوال اب سے پیدا ہونے تک کس کس طرح گزریں گے، منٹ منٹ پر وضع ووزن ومساحت ومکان وحرکت وسکون وغذا واحوال جنین ورحم میں کیا کیا تغیرات ہونگے، باوا لوگ رحم شریف میں کب تک بسیں گے، کس گھنٹے منٹ سکنڈ پر برآمد ہوں گے، پہلے کونسا عضو آگے بڑھائیں گے، اس وقت کتنے فربہ، کتنے دراز ہوں گے، دروازہ برآمد کی وسعت کس مقدار مخصوص تک چاہیں گے

،آسانی گزرکو کتنی رطوبت کی پچکاریاں ساتھ لائیں گے،آپ کیسے بارزور لگائیں گے،میم صاحب سے کتنے کرائیں گے ،کونسی چیخ پر باہر آئیں گے، برآمد بھی ہوں گے یا کچے ہی گر جائیں گے،جی بچے تو کیا عمر پائیں گے،کہاں کہاں بسیں گے، کیا کیا کھائیں گے،کس کس مشن میں لونڈے پڑھائیں گے، الیٰ غیر ذلک مما لا یعد ولا یحصی واللہ تمام عالم کی تمام ماضی وموجودہ ومستقبل حملوں، رحموں کے ایک ایک ذرہ احوال مذکورہ وغیر مذکور گزشتہ وموجودہ وآئندہ کو رب العزت عزوجل کا علم ازلاً ابداً معاً تفصیلاً محیط ہے اور یہ سب انھیں دو پاک کلمہ یعلم مافی الارحام کی شرح میں داخل۔تم اپنے ہی گھر کے ایک ہی پیٹ کے مختصر احوال کے کروڑوں حصوں سے ایک حصہ کا بھی ہزارواں حصہ نہیں بتا سکتے اور عالم ارحام بننے کے بعد مدعی، نہ سہی ماضیہ وآتیہ کو بھی جانے دو صرف موجودہ ہی لو اور حالات میں بھی فقط موجودہ ہی پر قناعت کرو۔

کیا انھیں کو تمہارا علم عام ہے سبحن اللہ

اولا ان کا بھی علم بالفعل کہاں تمام عالم میں جتنے حمل اس وقت موجود ہیں سب کی گنتی تو کوئی بتا ہی نہیں سکتا سب کے حال پر اطلاع کجا ثانیا اچھا علم بالفعل سے بھی گزرو۔صرف بذریعہ الہ امکان علم ہی پر قناعت کرو کہ گو ہمیں کچھ معلوم نہیں مگر جو پاس آئے اور قدرت ملے تو آلہ لگا کر جان سکتے ہیں اگرچہ صاف ظاہر ہے یہ علم نہ ہوا کھلا جہل واقرار جہل ہوا تاہم موجودہ حملوں میں آدمی کے حمل اور ہر گونہ جانور طیر ووحش وسباع وبہائم وہوام سب کے سب گابھ داخل کوئی پادری صاحب آلہ آپ لگا کر یا کسی ڈاکٹر صاحب سے لگوا کر بتائیں تو کہ چیونٹی کے پیٹ میں کیے انڈے ہیں ان میں کتنی چیونٹیاں اور کتنے چیونٹے ہیں ۔ایک چیونٹی کیا خفاش کے سوا سب پرند اور تیز مچھلیاں ،سانپ، گرگٹ، گوہ نا کا سقنقور وغیرہا لاکھوں جانور کہ انڈے دیتے ہیں پادری صاحب کی حکمت سب جگہ بیکار ہے کیا یہ یعلم ما فی الارحام میں داخل نہ تھے ثالثاً اور اتروں فقط بچے ہی والوں پر قناعت سہی کیا ان سب کے پیٹ آلے کے قابل ہیں رابعاً خامساً تا عاشراً وغیرہ اس سے بھی درگزر کروں فقط قابل آلہ بلکہ فقط انسان بلکہ فقط امریکہ یا انگلستان بلکہ فقط پادریان بلکہ فقط پادری فلاں بلکہ ان کے گھر کا بھی ایک فقط ایک ہی پیٹ وہ بھی فقط اسی وقت جب بچہ خوب بن لیا اور اپنی نہایت تصویر کو پہنچ چکا اور وہ بھی فقط اتنی ہی دیر کے لئے جب کہ میم صاحب کے پیٹ میں آلہ لگا ہوا ہے کام کروں اب تو لاکھوں عموم کے دریا سمٹ کر صرف بالشت بھر کی ایک ہی گڑھیا کی تلاش رہ گئی کیوں پادری صاحب کیا آپ کے مافی الرحم میں صرف بچہ کا آلہ تناسل داخل ہے کہ نر مادہ بتایا اور یعلم مافی الارحام صادق آیا اس کے اعضائے اندرونی کیا رحم میں نہیں جنین کے دل ودماغ گردے شش سپرز مثانے تلخے امعا معدے رگ پٹھے عظم عضلے ایک ایک پرزے کا وزن مقدار مساحت۔طول وعرض وعمق فربہی لاغری کے اختلافات غرض سب حالات صحیح صحیح محقق مفصل نہ فقط شرابی کی زق زق یا اندھے کی اٹکل بیان کرو۔اچھا

جانے دو اندرونی اعضا سے آلہ وآلہ پرست سب کورے کور ہیں بیرونی ہی سطح کا حصہ سہی۔ بولو مس میڈیم جو پیٹ میں جلوہ آرا ہیں ان کے سر پر کتنے بال ہیں ہر بال کا طول کس قدر عرض کتنا عمق کس قدر وزن کتنا جلد میں مسام کتنے ہیں ہر سوراخ کے ابعاد ثلثہ کیا کیا ہیں ان میں کتنے باہم ایک دوسرے سے ۱۳-۹ کی نسبت رکھتے ہیں ہر ایک باقی سے کتنا متفاوت ہے بغل اور سینے اور ران اور پیڑ و دونوں لب بالا چار و لب زیریں وغیرہا جوڑوں وصلوں میں ہر ایک کا زاویہ کس قدر حد ونہایت تک پھیل سکتا ہے۔ کے درجے دقیقے ثانیے عاشرے وغیرہا تک پہنچتا ہے دس تجاویف ظاہرہ میں طبعاً قسراً کہاں تک پھیلنے کی قابلیت ہے کہ اس میں ذرہ بھر قسر زائد واقع ہو تو قطعاً خارق ہو اور اس حد تک یقیناً تحمل کے قابل ولائق ہو۔ تجاویف حاصلہ وتجاویف صالحہ میں ہر جگہ کتنا ہی تفرقہ ہو **الیٰ غیر ذلک من الاحوال الزاھرۃ فی السطوح الظاھرۃ**۔ یہ تمام تفاصیل تو **یعلم مافی الارحام** کے لاکھوں سمندروں سے ایک خفیف قطرہ بھی نہیں اسی کو بتادو۔

فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی
وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکفرین
پھر اگر نہ بتاؤ اور ہرگز نہ بتا سکو گے تو ڈرو اس آگ سے جس کا
ایندھن ہیں آدمی اور پہاڑ۔ تیار رکھی ہے کافروں کے لئے

بالجملہ اس اعتراض کی ایک بہت ناقص نظیر یہ ہوسکتی ہے کہ بادشاہ تمام روئے زمین اپنی مدح کرنے میں ہوں، مالک خزائن عامرہ میں ہوں، صاحب اموال متکاثرہ میرے لئے ہیں بلاد وقریے کے محصول، پہاڑوں کے حاصل، صحراؤں کی کانیں، دریاوں کے محاصل۔ یہ سن کر ایک بے ادب، گستاخ، فقیر، قلاش، گداگر، بے معاش، لنجا، لولا، اندھا، ہیولی چوتڑوں کے بل گھسٹتا، بادشاہ ہی کے کسی گاؤں میں، بادشاہ ہی کی رعیت سے، ہاتھ پاؤں جوڑ کر، بادشاہ ہی کے دیئے ہوئے مال سے، ایک پھوٹی کوڑی مانگ لائے، اور سر بازار تالیاں بجائے کہ لیجئے بادشاہ تو اپنے ہی آپ کو مالک خزائن واموال ومحاصل معادن وبحار وجبال بتاتا تھا۔ یہ دیکھو مدتوں مصیبت جھیل کر پاپڑ پیل کر ہم نے بھی ایک کانی کوڑی پائی ہے کیوں ہم بھی مالک خزائن ومحاصل بحار ہوئے یا نہیں؟ مسلمانو! نہ فقط مسلمانو ہر قوم کے عاقلو! کیا اس اندھے کا ہلکا سا لقب مجنوں نہ ہوگا۔ اس سے یہ نہ کہا جائے گا کہ او بے عقل اندھے! کیا بادشاہ نے کہیں یہ فرمایا تھا کہ ہمارے خزانہائے عامرہ کے سوا ممکن نہیں کسی کے پاس کوئی پھوٹی کوڑی نکل سکے اگرچہ ہماری عطا کی ہوئی ہو۔ حاش للہ سلطان نے تو جابجا صاف فرمادیا ہے کہ ہم نے اپنی رعایا کو بہت اموال کثیرہ عطایائے عزیزہ انعام فرمائے ہیں اور ہمیشہ فرمائیں گے۔ ہاں اصل مالک ہمارے سوا کوئی نہیں نہ ہمارے برابر کسی کا خزانہ ہو۔ او مجنون اندھے! کیا یہ بھیک کی کوڑی لا کر تو اس کا ذاتی مالک بے عطائے سلطانی ہوگیا۔ یا اس پھوٹی کوڑی سے تیرا مال خزائن شاہی کے برابر ہوگیا۔ اور جب کچھ نہیں تو کس ملعون

کے بنا پر فرمان شاہی کی تکذیب کرتا اور قہر جبار قہار سے نہیں ڈرتا ہے۔

ہاں ہاں یہ پادری معترض اس سے بھی بدتر حالت میں ہے۔اندھا فقیر اور وہ بادشاہ کبیر دونوں ان باتوں میں کانٹے کی تول کے برابر ہیں۔کہ دونوں مالک بالذات نہیں دونوں مالک حقیقی نہیں، دونوں کی ملک مجازی حادث دونوں کی ملک فانی زائل۔دونوں حقیقت میں نرے محتاج۔دونوں بے شمار خزانوں کے مجازاً بھی مالک نہیں پھر اس کوڑی کو اس کے خزائن سے ایک نسبت ضرور ہے کہ دونوں معدود دونوں محدود اور ہر متناہی کو دوسرے متناہی سے کچھ نسبت ضرور دے سکتے ہیں اگر چہ نسب نما میں ہزار صفر لگا کر بخلاف علم حقیقی خالق وعلم اسمی مخلوق جن میں اصلاً کوئی تناسب ہی نہیں وہ ذاتی یہ عطائی ،وہ غنی یہ محتاج ،وہ ازلی یہ حادث، وہ ابدی یہ فانی، وہ واجب یہ ممکن، وہ ثابت یہ متغیر،وہ کامل یہ ناقص، وہ محیط یہ قاصر، وہ ازلاً ابداً نامتناہی در نامتناہی یہ ہمیشہ ہر وقت معدود و محدود۔پھر متناہی کو نامتناہی سے کوئی نسبت بتا ہی نہیں سکتے کہ یہ اس فلاں کا حصہ ہے بھلا اس اندھے کو تو ہر عاقل مجنون کہتا ان اندھوں کو کیا کہا جائے یہ تو مجنوں سے بھی کئی لاکھ درجے بدتر ہوئے اور اندھے پن میں بھی اس سے کہیں بڑھ کر۔اس کی آنکھیں تو باقی ہیں اگر چہ بے نور ہیں یہاں آنکھوں کا نشان تک نہیں، ہاں ہاں کونسی آنکھیں یہ دو چتلی کوڑیاں نہیں جو خرد وخوک سب کے منہ پر لگی ہوتی ہیں بلکہ بیچ کی جنھیں قرآن عظیم میں فرماتا ہے:۔

فانھا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور ○

تو ہے یوں کہ ان کافروں کی آنکھیں اندھی نہیں وہ دل کے اندھے ہیں جو سینوں میں ہیں

والعیاذ باللہ رب العلمین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔خیر کسی کافر سے تو کیا شکایت مجھے تو ان ناسمجھ مسلمانوں سے تعجب آتا ہے جو مہمل و بے معنی شکوک واہیہ سن کر متحیر ہوتے **سبحن اللہ** ۔اللہ کہاں۔اللہ رب السموات والارض عالم الغیب والشہادۃ سبحنہ وتعالیٰ اور کہاں کوئی بے تمیز لونگا ہیولیٰ ہتبقہ ناپاک ناشستہ کھڑے ہو کر موتنے والا ع

ببیں کہ از کہ بریدی وبا کہ پیوستی

خدارا انصاف وہ عقل کے دشمن دین کے رہزن جہنم کے کو دن کہ ایک اور تین میں فرق نہ جانیں ایک خدا کے تین مانیں پھر ان تین کو ایک ہی جانیں بے مثل بے کفو کے لئے جورو بتائیں بیٹا ٹھہرائیں اس کی پاک باندی ستھری کواری پاکیزہ بتول مریم پر ایک بڑھئی کی جورو ہونے کی تہمت لگائیں پھر خاوند کی حیات خاوند کی موجودگی میں بی بی کے جو بچہ

ہوا سے دوسرے کا گائیں خدا اور خدا کا بیٹا ٹھہرا کر ادھر کافروں سے سولی دلوائیں ۔ادھر آپ اس کے خون کے پیاسے بوٹیوں کے بھوکے روٹی کو اس کا گوشت بنا کر درد ر چبائیں ۔شراب ناپاک کو اس پاک معصوم کا خون ٹھہرا کر غٹ غٹ چڑھائیں دنیایوں گزری ادھر موت کے بعد کفارے کو اسے بھینٹ کا بکرا بنا کر جہنم بھجوائیں ۔لعنتی کہیں ملعون بنائیں ۔اے سبحن اللہ اچھا خدا جسے سولی دی جائے ۔عجب خدا جسے دوزخ جلائے طرفہ خدا جس پر لعنت آئے ۔جو بکرا بنا کر بھینٹ دیا جائے ۔اے سبحن اللہ باپ کی خدائی اور بیٹے کو سولی ۔باپ خدا بیٹا کس کھیت کی مولی ،باپ کے جہنم کو بیٹے ہی سے لاگ ، سرکشوں کی چھٹی بے گناہ پر آگ ،امتی ناجی رسول ملعون ،معبود پر لعنت بندے مامون ۔تف تف وہ بندے جو اپنے ہی خدا کا خوں چکھیں اسی کے گوشت پر دانت رکھیں ۔اف اف وہ گندے جو انبیاء اور رسول پر وہ الزام لگائیں کہ بھنگی چمار بھی جن سے گھن کھائے سخت فحش بیہودہ کلام گڑھیں اور کلام الٰہی ٹھہرا کر پڑھیں زہ زہ بندگی خہ خہ تعظیم پہ پہ تہذیب قہ قہ تعلیم

امثال کے لئے دیکھو بائبل پرانا عہد نامہ یسعیاہ نبی کی کتاب باب ۲۲ درس ۱۵ تا ۱۷ خدا کا معاذ اللہ زنا کی خرچی کو مقدس ٹھہرانا اور اپنے خاص مقربوں کے لئے اسے چن رکھنا کہ کھائیں اور متائیں ۔ایضاً کتاب پیدائش باب ۱۹ درس ۳۰ تا ۳۸ سیدنا لوط علیہ السلام کا معاذ اللہ اپنی ہی دختروں سے زنا کرنا اور بیٹیوں کا باپ سے حاملہ ہو کر بیٹے جننا۔ایضاً کتاب دوم اسموئیل نبی باب ۱۱ درس ۲ تا ۵ سیدنا داؤد علیہ السلام کا اپنے ہمسائے کی خوبصورت جورو کو ننگی نہاتے دیکھ کر بلانا اور معاذ اللہ اس سے زنا کر کے پیٹ رکھانا ایضاً کتاب حزقیل نبی باب ۲۳ درس یکم تا ۲۱ معاذ اللہ خدا کی دو دو جوروں کا قصہ اور سخت شرمناک الفاظ میں ان کے بے حد زنا کاریوں سے شہوت رانیوں کا تذکرہ نیا عہد نامہ پولس رسول کا خط گلیتیوں کو باب ۳ درس ۱۳ انصاریٰ کے یسوع مسیح مصنوع کا ملعون ہونا الیٰ غیر ذلک ممالا یعد ولا یحصےٰ

امنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الیٰ ابراھیم و اسمعیل و
اسحق و یعقوب والا سباط وما اوتی موسیٰ و عیسیٰ وما
اوتی النبیون من ربھم لا نفرق بین احدمنھم ونحن لہ
مسلمون الا لعنۃ اللہ علی الظلمین ○ الذین یصدون عن
سبیل اللہ ویبغونھا عوجاً وھم بالاخرۃ ھم کفرو ن○
ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون○
فویل للذین یکتبون الکتب بایدیھم ثم یقولون ھذا
من عند اللہ لیشتروابہ ثمناً قلیلاً فویل لھم مما
کتبت بایدیھم وویل لھم مما یکسبون○

اللہ اللہ یہ قوم۔ یہ قوم یہ سراسر لوم یہ لوگ یہ لوگ جنھیں عقل سے لاگ جنھیں جنوں کا روگ یہ اس قابل ہوئے کہ خدا پر اعتراض کریں اور مسلمان ان کی لغویات پر کان دھریں انا للہ وانا الیہ راجعون

ولا حول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔ یہ پہلے اپنی ساختہ بائبل کو تو سنبھالیں قاہر اعتراض باہر ایرا داس پر سے اٹھالیں ۔انگریزی میں ایک مثل کیا خوب ہے کہ شیش محل کے رہنے والو پتھر پھینکنے کی ابتدا نہ کرو یعنی رب جبار قہار کے محکم قلعوں کو تمہاری کنکریوں سے کیا ضرر پہنچ سکتا ہے مگر ادھر سے ایک پتھر بھی آیا تو **حجارۃ من سجیل** کا سماں **کعصف ماکول** کا مزہ چکھادیگا۔

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون واخر دعونا ان
الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی خاتم النبین
سیدنا ومولنا محمد و الہٖ اصحبہ اجمعین .امین.

عبدہ المذنب احمد رضا بریلوی عفی عنہ

بمحمدن المصطفےٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم